© rasailojaraid.com

مسلمانوں کی زندگی کا مقصد

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذارند و سر طرۂ یارے گیرند

مخلوقات کے خالق نے ہر اس چیز کو جس کو اُس نے پیدا فرمایا خود ہی اس کی زندگی کا مقصد بھی متعین فرما دیا ہے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ اشرف المخلوقات اور خلیفۃ اللہ انسان کی زندگی کا مقصد متعین نہ فرمایا ہو اور اس کے لئے انسان کو آزاد چھوڑ دیا ہو کہ اس کا جب جو جی چاہے کیا کرے۔

انسانوں کی زندگی کے مقصد کے متعلق ارشاد ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یہی ہر انسان کی زندگی کا مقصد ہے کہ جس زمانے میں جس قوم نے جس ملک میں اس کو فراموش کیا یا بھلا دیا تو وحی آسمانی کا نزول ہوا اور اللہ کے کسی خاص بندے نے اس بھولے ہوئے سبق کو یاد دلایا۔ انہیں تمام بندوں میں نوح و ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بھی تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آیا اور اسی وحی آسمانی میں توریت انجیل بھی ہیں اور قرآن مقدس بھی اور قرآن اس بات پر بھی شاہد ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے اندر رسول نہ بھیجے گئے ہوں اور اللہ کی کتاب نازل نہ کیا گیا ہو۔

جس طرح دنیا کے اندر آقا اور ملازم ہوتے ہیں اسی طرح عبد کا تعلق بھی معبود برحق سے ہے اور اسی عبدیت کے قانون اور قواعد و ضوابط کو وحی آسمانی کے اندر بیان کیا جاتا ہے اور حقیقت میں انسان کی زندگی کا اصلی مقصد اسی کو ہونا بھی چاہیے تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنیا کے اندر ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی زندگی کا سرے سے کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ابن الوقت ہوتے ہیں جب جیسا موقع آیا اپنی زندگی کو بھی اسی سانچے میں ڈھال لیا اور اکثر ایسے بھی ہیں جو اپنے کو مذہبی آدمی ظاہر کرنے کے باوجود نفس کو ذلیل کرتے ہوئے ضمیر کو دھوکا دیتے ہوئے پوشیدہ اور ظاہر طور پر اپنی زندگی کا آپ ہی مقصد متعین کرتے اور اخیر دم تک اسی پر قائم رہتے ہیں حالانکہ ان کا اپنا متعین کیا ہوا زندگی کا مقصد ادنیٰ اور ذلیل ہوتا ہے جو انسانیت کے ماتھے پر بدنما داغ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان صورتوں میں یہی ہو بھی سکتا تھا کیونکہ خدا کا متعین کردہ زندگی کا اعلیٰ مقصد چھوڑنے کے بعد ادنیٰ ہی ہاتھ آئیگا اور قاعدہ ہے کہ جو جتنا زیادہ بلندی سے گریگا اتنا ہی زیادہ چوٹ کھائیگا

شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ مے بندی
چرا بگردن حافظ نمی نہی رسنے

یہ تو جو کچھ کہا گیا یہ عام انسانوں کی زندگی کے مقصد کے لئے تھا لیکن مسلمانوں کی زندگی کا مقصد اس سے بھی زیادہ اعلیٰ ہے، ارشاد ہے

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

(اے امت محمدیہ صلعم) تجھے بہترین امت اس لئے بنایا گیا ہے کہ تو لوگوں کو نیک باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے روکے۔

گویا مسلمان قوم اس لئے نہیں ہے کہ فقط اپنی ہی سلامتی کے لئے زندگی بسر کرے بلکہ اس کا ایک اور فرض ہے کہ دوسری قوموں کی کشتی کو بھی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے دنیا میں زندگی بسر کرے۔ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ قرآن کا پیامی ہو اور اسلام کا سپاہی۔

یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مسلمان بھی ہو اور اس کی زندگی کا مقصد کالج اور مدرسہ کی پروفیسری اور معلمی بھی ہو اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مسلمان بھی ہو اور اس کی زندگی کا مقصد بی۔ اے۔ ایم۔ اے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ڈگریاں حاصل کرنا اور دفتروں کی ملازمت کرنا ہو۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اُس کی زندگی کا مقصد کاشتکاری و تجارت اور دنیا کی ترقی تک محدود ہو اور پھر یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان بھی کہتا ہو اور اسلام کی ساری باتوں سے انحراف بھی کرتا ہو اور اگر ایسا ہے تو یہ اُس کا من مانا اسلام ہے اپنا متعین کردہ زندگی کا مقصد ہے اور یہی باتیں جب آگے کو بڑھ جاتی ہیں تو فرعونیت اور نمرودیت کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں

علمائے کرام و واعظین عظام اور اہلِ قلم حضرات کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ آج مسلمانوں کے لئے جو بہتری کی کوئی تدبیر راس نہیں آتی ہے اس کا ایک بڑا سبب یہی ہے کہ انھوں نے انفرادی طور پر اپنی زندگی کا آپ مقصد متعین کر لیا ہے اور یہ جب تک باقی رہے گا کوئی علاج شفا بخش ثابت نہ ہوگا۔

یہی انجمنیں، ایسے اخبارات و رسائل اور ایسے واعظین اور مقررین کو ہی سب سے پہلے ٹوکنا چاہیئے اور ان ہی کو سب سے پہلے اصلاح کرنی چاہیئے جن کی زندگی کا مقصد مسلمانوں کے لئے خود ہی دھوکا بنا ہوا ہے۔

ہر کسے ناصح برائے دیگران
ناصح خود کم بود اندر جہان

مسلمانوں کے ان ہمدردوں کو اور ان بزرگوں کو جن کو واقعی اسلام اور مسلمانوں کا خیال ہے اپنے مشوروں اور اپنے مواعظ سے سب سے پہلے مسلمانوں کی زندگی کے مقصد کو ہی یاد دلانا چاہیئے اور جب ایک کام ہو جائے گا تو ان کے اندر صلاحیت پیدا ہو جائیگی اور پھر جو کچھ اُن سے کہا جائیگا قبول کرینگے اور کر سکیں گے قرآن مجید مسلمانوں کی زندگی کے مقصد کو بتاتا ہے اور پھر اُس کو پورا کرنے کیلئے ابھارتا اور آمادہ کر دیتا ہے اس لئے سو تدبیروں کی ایک تدبیر یہ ہے کہ ان کو اس طرف متوجہ کر دیا جائے۔

جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے آج بھی کہتا ہوں کہ کم سے کم واعظین کرام صرف ایک سال تک جب وعظ و تلقین کا موقع آ جائے تو مسلمانوں کو قرآن کے علم و عمل کی طرف توجہ دلائیں اور یہ متفقہ آواز ہو اور مسلسل پھر میرا دعویٰ ہے کہ آج کی طرح سے بے نتیجہ، بے ثمر اور انتشار و پریشان خیالی کا منظر سامنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ ہوگا جیسا کہ ہر سال ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس ایک ہی برس میں قوم ایک چیز سنے گی، ایک بات سیکھے گی اور یہ ایک چیز ایسی ہے کہ اگر اس کو ایک مرتبہ اختیار کر لیا گیا تو ساری بگڑی بیک وقت بن جائے گی۔

بہر حال مسلمانوں کی زندگی کا مقصد متعین ہونا چاہیے اور یہ وہی ہو جس کو ان کے پیدا کرنے والے نے متعین کیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ سوائے قرآن کے اور کہیں نہیں مل سکتا بس قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عام اور لازمی کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

اپنے آقا سے

اے میرے آقا تو کہاں ہے؟ میں تیرا بندہ ہوں تو مجھے مل جا! اور بتا دے کہ میں تیری بندگی کیوں کر ادا کر دوں!

آقا! اے میرے آقا! ذرے صحرا سے جدا ہو کر کھو جاتے ہیں، قطرے دریا سے الگ ہو کر فنا ہو جاتے ہیں، پھول شاخوں سے ٹوٹ کر کملا جاتے ہیں اور بو پھولوں سے نکل کر آوارہ ہو جاتی ہے اسلئے میں تیری مسلسل بندگی اور تیرا متصل وصل چاہتا ہوں!!

میرے پیارے آقا میری ساری تمنائیں اور میری ساری آرزوئیں اس میں پوشیدہ ہیں کہ تو ایک بار اپنے آقا کہنے کی اجازت دیکر میری عبدیت کی تکمیل فرما دیگا!!!

"مصلح"

حقیقی بندہ

جسنے اپنے آقا کی صحبت پر صبر نہ کیا اللہ اس کو غلاموں کی صحبت میں مبتلا کر یگا اور جسکی امیدیں اپنے مالک کے سوا سب سے منقطع ہو گئیں وہی حقیقت میں بندہ ہے۔

"حضرت شیخ ابو عمرو عثمان رح"

© rasailojaraid.com